

تنازعات اور کشیدگی کا شکار علاقوں میں
کام کرنے والے صحافیوں کے لئے

تربتی مینوئل

تحقیق و تحریر:

احسان احمد سحر۔ خالد سعید

صحافیوں کے لئے سلامتی کے خطرات

دہشت گردی کے خلاف جنگ نے دنیا کے کئی علاقوں کو لڑائی کا میدان بنا دیا ہے۔ آپ سے زیادہ اور کسے معلوم ہوگا کہ تو اتر کے ساتھ ایسے المناک واقعات پیش آتے ہیں جن میں درجنوں بے قصور لوگ موت کی نیند سو جاتے ہیں۔ ان حالات نے پورے معاشرے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ پاکستان میں صورت حال بہت زیادہ خراب ہے۔ ہم اس سے کیسے چھٹکارا پاسکیں گے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب آسانی سے نہیں دیا جاسکتا۔ یہ ہمارا موضوع بحث بھی نہیں ہے۔ اس دہشت گردی نے جس میں اور بھی بہت سے عوامل شامل ہو گئے ہیں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے صحافیوں کے لئے سلامتی کے بہت سے مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ ہمارا فرض عوام کو درست اطلاعات کی فراہمی ہے مگر یہ کام ہر آنے والے دن کے ساتھ مشکل ہو رہا ہے۔ کیا ہم اس بات کے لئے تیار ہیں کہ بے شک ہماری جان چلی جائے ہم اپنے فرائض ادا کرتے رہیں گے؟ اگر کوئی ایسا سوچتا ہے تو اس کی بہت قدر کرنی چاہئے اور اس کے عزم کو مثالی ماننا چاہئے۔ اس کو ہم سلام کرتے ہیں۔ لیکن ایسا سوچنا عقلمندی کے منافی ہوگا۔ بہتر

یہ ہے کہ ایسے طریقے اختیار کئے جائیں جن پر عمل کر کے ہم اپنی جان کو محفوظ رکھ سکیں جو فی الحال ممکن نظر نہیں آتا۔

یہ صورت حال ہم سب کے حوصلے اور عزم کو کمزور کرتی ہے۔ ہم اسی وقت اپنی ذمہ داریاں نبھاسکتے ہیں جب ہم محفوظ ماحول میں کام کریں اور ہماری جان سلامت رہے۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ ہمارے ملک میں دہشت گردی کسی ایک گروپ تک محدود نہیں ہے۔ اس میں لاقعدا گروپ شامل ہیں جو اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے بے گناہ لوگوں کا خون بہا رہے ہیں۔ ایک طرف فرقہ وارانہ تنظیمیں اپنی طاقت منوانے کی لڑائی لڑ رہی ہیں تو دوسری طرف انتہا پسند اور عسکریت پسند گروپ ہیں۔ ڈرگ مافیا، اسلحہ مافیا، لینڈ مافیا، بھتہ مافیا، ٹارگٹ کلرز اور جرائم پیشہ لوگوں کے گروپ ان کے علاوہ ہیں جو معاشرے میں ناسور کی طرح پھیل رہے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر علاقے میں یہ سب گروپ بیک وقت سرگرم عمل ہوں مگر یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ ان سب کے پاس خطرناک اسلحہ ہے جس کے زور پر وہ اپنی مرضی ہم پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔

اس صورت حال میں صحافی سب سے زیادہ خطرات سے دوچار ہیں۔ کورٹج کے دوران ان کی جان ہتھیلی پر ہوتی

ہے۔ ہر اہم واقعہ کی کورٹج ہمارے پیشہ وارانہ فرائض کا تقاضا ہے مگر دہشت گردی کے واقعات کی کورٹج اب آسان نہیں رہی۔ یہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کے مترادف ہے، اس لئے کہ دہشت گردی کی کوئی ایک شکل نہیں ہے اس کی مختلف شکلیں ہیں جن کا ہم روز مشاہدہ کرتے ہیں۔

صحافت کوئی Exact Science نہیں ہے کہ پوری دنیا میں اس کے ایک جیسے اصول ہوں۔ یہ اصول مختلف

معاشروں میں مختلف ہیں۔ ان کا انحصار فاذ العمل قوانین اور سماجی رویوں پر ہے۔ ہمیں حالات کو اپنے معاشرے کے تناظر میں دیکھنا ہوگا مگر سلامتی کے حوالے سے بنیادی اقدامات کا اطلاق ہر معاشرے میں یکساں ہوتا ہے اور تمام ممالک کے صحافی ان پر ایک ہی طریقے سے عمل کرتے ہیں۔ دنیا کے مختلف ملکوں میں ایسے صحافیوں کو خصوصی ترہتی کورس کرائے جاتے ہیں جنہیں جنگ، تشدد یا دہشت گردی سے متاثر علاقوں میں رپورٹنگ کرنی ہوتی ہے۔ مگر پاکستان میں ابھی تک ایسا نہیں ہو سکا۔ یہ کام بنیادی طور پر ہمارے میڈیا ہاؤسز کا ہے جو اس جانب بہت کم توجہ دے رہے ہیں۔ مختلف صحافی تنظیموں نے پاکستان براڈ کاسٹرز ایسوسی ایشن اور آل پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی کی توجہ کئی بار اس طرف مبذول کرائی ہے مگر ابھی تک اس کا کوئی مثبت نتیجہ نہیں نکل سکا۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ مالکان اس اہم مسئلے پر سنجیدگی کے ساتھ سوچیں گے اور جلد کوئی عملی قدم اٹھائیں گے۔

جن حفاظتی تدابیر کا اس مینوئل میں ذکر کیا گیا ہے وہ تجاویز یا مشورے ہیں جن سے مشکل حالات میں آپ فائدہ اٹھا

سکتے ہیں۔ مگر یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ فول پروف طریقے ہیں اور ان پر عمل کرنے سے آپ پوری طرح اپنی جان کا تحفظ کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ یہ صرف مشورے ہیں جن کا مقصد اپنی بہتر انداز میں حفاظت کرنا ہے۔ یہ بات ہمیں ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جو لوگ پروفیشنل اداروں سے اس کی تربیت حاصل کرتے ہیں وہ بھی پوری طرح محفوظ نہیں ہوتے البتہ ان کے لئے خطرات ضرور کم ہو جاتے ہیں۔

نئی ذمہ داریاں نئے مسائل

اس مینٹل کا مقصد بھی یہی بتانا ہے کہ ہمیں بعض احتیاطی تدابیر اختیار کر کے اپنے لئے خطرات کم کرنے چاہئیں۔ یہاں چار پہلو خصوصیت کے ساتھ توجہ کے حامل ہیں۔

1۔۔۔ اس وقت جو حالات ہیں ان میں صحافیوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں اور انھیں پورا کرنا بے حد دشوار اور غیر محفوظ ہوتا جا رہا ہے۔

2۔۔۔ نہ صرف فیلڈ میں بلکہ فیلڈ سے باہر بھی صحافیوں کے لئے خطرات تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور کام کرنے کے حوالے سے ناقابل برداشت ہوتے جا رہے ہیں۔

3۔۔۔ خوف اور غیر محفوظ ماحول کی وجہ سے صحافیوں کی استعداد کار تیزی سے کم ہو رہی ہے۔ اور

4۔۔۔ اب ذاتی سلامتی کے فعال تقاضے سامنے آرہے ہیں جو سنجیدگی سے توجہ کے متقاضی ہیں۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے صحافیوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ خود جانتے ہیں کہ دہشت گردی کے کسی واقعہ کو کس قدر تفصیل سے کور کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے کہ لوگوں کو تشویش اور تجسس ہوتا ہے۔ ہمارے عزیز، رشتہ دار، دوست احباب اور واقف کار مختلف علاقوں میں رہتے ہیں اور جب کسی جگہ کوئی دہشت گردی ہوتی ہے تو لوگ تازہ ترین صورت حال جاننے کے لئے بے تاب ہوتے ہیں۔ انھیں اپنے دوستوں رشتہ داروں کی فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ ٹیلی ویژن سیٹ کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں یا صبح اخبار کے منتظر ہوتے ہیں۔ یہ آپ لوگ ہی ہوتے ہیں جو ان کو لمحے لمحے کی اطلاع بہم پہنچاتے ہیں۔ اس وقت بھی ہماری جان خطرے میں ہوتی ہے مگر جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں کیونکہ نیوز چینلز میں مقابلے کی دوڑ بہت تیز ہے۔ وہ ایک ایک منٹ کی خبر دیتے ہیں اور یہ تمام خبریں اگلے روز کے اخبار کے لئے اپنی اہمیت کھوپکی ہوتی ہیں اس لئے انھیں بھی نئے up-dates چاہئے ہوتے ہیں۔ یہ تمام پہلو تیز رفتاری اور فعال طریقے سے رپورٹنگ کا تقاضا کرتے ہیں۔ مگر یہ سب کچھ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جب ہمارے لئے کام کرنے کا ماحول محفوظ ہوتا کہ ہم بلا خوف کورٹج کرتے رہیں۔

آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ہمارے کئی ساتھی دہشت گردی کے واقعات کی کورٹج کے دوران اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے کئی زخمی ہو کر ہمیشہ کے لئے معذور ہو گئے۔ ہمارے دل میں اپنے ان ساتھیوں کا غم آج بھی تازہ ہے جنہیں دہشت گردوں نے صرف اس لئے گولیوں سے بھون دیا کہ ان کے خلاف خبر دی گئی، ان کی منفی سرگرمیوں کی کورٹج کی گئی یا انھیں ان کی منشا کے مطابق کورٹج نہ مل سکی۔ کسی مہذب معاشرے میں ایسا نہیں ہوتا لیکن ہمارے ملک میں ایسا ہو رہا ہے اور اس کا سلسلہ رکتا ہوا نظر نہیں آرہا۔ ہم اپنے طور پر کتنی بھی کوشش کر لیں اس سلسلے کو روک نہیں سکتے، یہ ہمارے بس سے باہر ہے، اور یہ بھی طے ہے کہ حالات کیسے بھی ہوں ہمیں بہر حال کورٹج کرنی ہے۔ پھر کچھ حفاظتی تدابیر تو اختیار کرنی پڑیں گی اس لئے کہ ہم محفوظ ہوں

گے تو کورتج ہوگی۔

عسکریت پسند تنظیموں سے لائق خطرات

پہلی بات۔۔۔۔ آپ اس حقیقت کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ ایسے علاقوں میں جہاں عسکریت پسند تنظیموں کا وجود ہے وہاں ہر لمحہ آپ کے لئے خطرات موجود ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کی تخریبی سرگرمیوں کی بھی مثبت انداز میں کورتج کی جائے اور یہ ظاہر کیا جائے کہ یہ لوگ کسی عظیم تر اور مقدس مقصد کے لئے برسرِ پیکار ہیں۔ اس کے لئے انھیں میڈیا کو استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس ضرورت کی تکمیل کے لئے وہ ہر جائز و ناجائز طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا نیٹ ورک بہت وسیع ہوتا ہے۔ انھیں ہر بات کی خبر ہوتی ہے۔ آپ کے گھر، کام کرنے کی جگہ، آپ کے معمولات، آپ کی سوچ، آپ کے رابطوں اور دوست احباب تک کے بارے میں ان کے پاس مکمل معلومات ہوتی ہیں۔ وہ ایسی خبروں کی نشر و اشاعت کے لئے، جو ان کے مفاد میں ہوں، آپ کو دھوکہ دینے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے کسی ایسے فرد کے ذریعے جس پر کسی کوشبہ نہیں ہوتا وہ آپ سے رابطے بھی رکھتے ہیں اور معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں۔

دہشت گرد کسی بھی کارروائی کے لئے اپنی ترجیحات کے مطابق ہدف مقرر کرتے ہیں جس کا کسی کو کوئی علم نہیں ہوتا اور نہ اس کے وقت کا کوئی تعین ہوتا ہے، ہمیں دھماکے یا کسی دوسری بڑی کارروائی کی اچانک اطلاع ملتی ہے اور ہم کورتج کے لئے نکل پڑتے ہیں۔ ہمیں پہلے سے کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ ہم جہاں جا رہے ہیں وہاں ہمارے لئے کیا کیا خطرات پوشیدہ ہوں گے۔ اگر ہم ان خطرات کو سمجھ جائیں اور ان سے بچنے کے طریقے ڈھونڈ لیں تو ہماری کسی حد تک حفاظت ممکن ہو سکتی ہے۔ خطرہ تو اس کے باوجود بھی رہے گا لیکن کم ضرور ہو جائے گا، اور ہماری کوشش بھی یہ ہونی چاہیے کہ ہم ممکنہ حد تک خطرات کو کم کر دیں۔

عقل اور بہتر سوچ بوجھ سے کام کرنے کی ضرورت

1993 کے بعد سے اب تک دنیا میں جتنے بھی صحافی مارے گئے ہیں ان کی اکثریت دو طرفہ فائرنگ کی زد میں آنے کی وجہ سے ہلاک نہیں ہوئی بلکہ مختلف گروپوں کی جانب سے انھیں براہ راست گولی چلا کر قتل کیا گیا۔ زیادہ تر صورتوں میں ان سے انتقام لینا مقصود تھا۔ یا تو انھیں کرپشن یا انسانی حقوق جیسے حساس معاملات پر رپورٹنگ سے باز رکھنا تھا یا انھیں اس حوالے سے رپورٹنگ کی سزا دینا تھا۔ مگر پاکستان میں کچھ رپورٹرز مختلف واقعات کی کورتج کے دوران بھی مارے گئے، زخمی ہوئے یا انھیں شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ موجودہ حالات میں صحافی جس سب سے اہم ہنر کو سیکھ سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ فیلڈ میں کام کرنے کے دوران اپنی اور اپنے ساتھیوں کی کس طرح حفاظت کی جائے۔ اس لئے اب دنیا بھر میں بہت سے اخبارات اور ٹی وی چینلز جب اپنے کسی رپورٹر کو دہشت گردی کے شکار علاقے میں مخصوص وقت کے لئے Assignment پر بھیجتے ہیں تو اسے ممکنہ خطرات سے اچھی طرح آگاہ کر دیتے ہیں اور پھر یہ فیصلہ اس پر چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اس چیلنج کو قبول کرنا چاہتا ہے یا نہیں۔ یہ بات ہمارے ذہن میں ہر وقت رہنی چاہیے کہ ہمیں صرف اپنی عقل، بہتر سوچ بوجھ، حالات سے مکمل آگاہی اور بہتر حکمت عملی کے

ذریعے ہی ان سے بچنا ہے۔ معمولی سی غفلت بھی ہمارے لئے کسی بڑے حادثے کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لئے ہر وقت چوکس اور ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

ہر واقعہ کے بعد ایک نئی صورت حال

دہشت گردی کے ہر واقعہ کے بعد آپ خود کو ایک نئی صورت حال میں مبتلا پاتے ہیں۔ مقام بھی مختلف ہوتا ہے اور واقعات بھی مختلف ہوتے ہیں ان میں کوئی مطابقت نہیں ہوتی۔ ایک واقعہ میں بازار کے اندر خودکش دھماکہ ہوتا ہے اور درجنوں افراد جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ دوسرے واقعہ میں کسی سرکاری عمارت کو اڑا دیا جاتا ہے۔ کسی اور واقعہ میں پولیس کی گاڑی کو حملے کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ یہ تینوں واقعات اپنی نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہیں مگر تینوں دہشت گردی کے واقعات ہیں۔ ان تینوں کی کوریج کے الگ الگ تقاضے اور طریقے ہوں گے۔ اور ان میں مضر خطرات بھی الگ الگ ہوں گے۔ مثلاً بازار کے اندر ہونے والے خودکش حملے کے بعد ممکنہ طور پر کسی اور دھماکے کا خطرہ موجود ہے جو آپ کے ذہن میں رہنا چاہیے۔ پولیس کی گاڑی پر حملے کے بعد جوانی کارروائی کا امکان بھی موجود ہے اور آپ نے خود کو کراس فائرنگ سے بچانا ہے۔ کسی عمارت کے تباہ ہو جانے کے بعد بھی خطرہ موجود رہتا ہے۔ عمارت کا جو حصہ گرنے سے بچ جاتا ہے وہ بہت کمزور سہارے پر کھڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے قریب جانے سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیے۔ ہر واقعہ اپنے اندر مختلف قسم کے خطرات چھپائے ہوئے ہوتا ہے۔ اسی لئے جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے ہر واقعہ کے بعد آپ خود کو ایک نئی صورت حال میں مبتلا محسوس کرتے ہیں۔

ناواقف مقام پر پورنگ کے دوران احتیاط

خبر حاصل کرنے کے لئے اگر آپ کسی ناواقف جگہ یا اپنے علاقے سے دور کسی ایسے مقام پر جا رہے ہیں جہاں دہشت گردوں کی موجودگی کا شبہ ہے تو آپ کی پہلی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ اپنے گرد و پیش سے واقفیت حاصل کرتے رہیں اور جو کچھ بھی آپ کے آس پاس ہو رہا ہے اس پر گہری نظر رکھیں اس لئے کہ آپ کو کچھ خبر نہیں آپ کے قریب کون لوگ ہیں۔ مسائل اور ممکنہ خطرات سے بچنے کے لئے آپ کو آگے کا سوچنا چاہیے، آپ کو علم ہونا چاہیے کہ آپ کہاں ہیں اور آگے کس جانب بڑھ رہے ہیں۔ بھول بھلیوں میں بھٹکنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر آپ حساس علاقے میں سفر کر رہے ہیں تو وہاں پولیس چوکی یا رہنجرز کمپ کے بارے میں آپ کو معلومات ہونی چاہئیں اور ان سے رابطے کا نمبر بھی آپ کے پاس ہونا چاہیے۔

پناہ کے لئے محفوظ مقام

دوران سفر آس پاس کا بغور جائزہ لیتے رہیں تاکہ آپ کو یہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہو کہ اگر اچانک ضرورت پڑے تو آپ کہاں پناہ لے سکتے ہیں۔ یہاں ہر شخص سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ مگر کسی پر یہ ظاہر نہ ہونے دیں کہ آپ اس علاقے سے ناواقف ہیں اور گھبرارہے ہیں۔ بلا ضرورت کسی پر اپنی شناخت ظاہر نہ کریں۔ ایسے علاقے میں بلا ضرورت رک کر لوگوں سے بات چیت کی کوشش نہیں کرنی چاہیے اس لئے کہ آپ کو معلوم نہیں ہوتا کہ آپ جس شخص سے بات کر رہے ہیں وہ کون ہے۔

اور اگر کوئی شخص مہمان نوازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چائے یا کھانے کی دعوت دے تو اسے قبول کرنے سے حتی الامکان گریز کریں۔ آپ کے سامنے صرف یہ مقصد ہونا چاہیے کہ جلد سے جلد اسائنمنٹ کو کر کے یہاں سے واپس نکلنا ہے۔ یہ مقصد آپ جتنی جلدی حاصل کر لیں گے اتنا ہی آپ کے لئے بہتر رہے گا۔ ناواقف لوگوں کو اپنا وزیٹنگ کارڈ دینا آپ کے لئے مشکلات پیدا کرے گا۔ یہ احتیاط آپ کو بہت سے خطرات سے بچائے گی۔

حالات کو بھانپتے رہئے

اگر کسی جگہ سے دہشت گردی کی اطلاع ملتی ہے تو آپ کو کوریج کے لئے جانا ہوگا۔ وہاں کیا ہوا ہے آپ کو کچھ پتہ نہیں۔ ابتدائی اطلاعات سے بہت واضح تصویر سامنے نہیں آتی۔ اصل واقعہ آپ کو جائے وقوع پر پہنچ کر معلوم ہوگا۔ گھر، دفتر یا دوسری کسی ایسی جگہ سے جہاں آپ موجود ہیں مطلوبہ مقام تک پہنچنے میں آپ کو کچھ وقت لگے گا۔ اس وقت سے آپ بہت اچھی طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اب اپنے موبائل فون پر دوستوں کی کالز وصول کرنا بند کر دیں۔ یہ وقت آپ کے لئے بہت قیمتی ہے۔ اس دوران تھوڑی ہی دیر بعد پیش آنے والی صورت حال سے نمٹنے کی منصوبہ بندی کیجئے۔ اپنا ذہن بناتے رہیں کہ آپ کو سب سے پہلے کیا کرنا ہوگا۔ اور جو کچھ بھی کرنا ہے اس کے لئے آپ کو پوری طرح تیار رہنا چاہیے۔ یاد رکھیے spot پر پورٹنگ کے لئے لامحدود وقت نہیں ہوتا اور وہ بھی ایسے حالات میں جب کہ دہشت گردی کا کوئی واقعہ رونما ہو چکا ہو آپ کو ہسپتال جا کر بھی کوریج کرنا ہوگی۔ موقع پر پہنچ کر اصل مقام سے کچھ فاصلے پر رہیں۔ اگر آپ موٹر سائیکل پر یہاں تک پہنچے ہیں تو ہیلمٹ کو اپنے سر سے نجاتاریں۔ اگر یہاں دھماکہ ہو چکا ہے تو معلوم کریں دھماکے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا گیا۔ یہ خود کش دھماکہ تھا، ٹائم بم کا دھماکہ تھا یا اس کے لئے ریموٹ کنٹرول بم استعمال کیا گیا۔ زمین میں پڑنے والا گڑھا دھماکے کی شدت کا اندازہ لگانے میں آپ کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ اگر کسی جگہ افراتفری مچی ہوئی ہو تو اچانک وہاں پہنچنے والے کو بہت زیادہ معلومات نہیں ہوتیں۔ یہ جاننا ضروری ہوتا ہے کہ اصل ماجرا کیا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر آپ اگلا قدم نہیں اٹھا سکتے۔ ایسی صورت میں سوال پوچھنے میں کبھی ہچکچاہٹ یا شرمندگی محسوس نہ کریں۔ اگر اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ہیں تو اپنے سینئر سے، اپنے ساتھی صحافیوں سے، مقامی لوگوں سے حتیٰ کہ وہاں موجود سیکورٹی حکام سے بھی سوال پوچھتے رہئے۔ اس سے ایک طرف آپ کی سلامتی ممکن ہو سکے گی اور دوسری طرف آپ کو بہتر معلومات حاصل ہو سکیں گی۔ یہاں اگر سیکورٹی حکام آپ کو کوئی ہدایت دیتے ہیں تو اسے ہرگز نظر انداز مت کریں اس پر عمل کریں اس لئے کہ وہ آپ سے بہتر جانتے ہیں اور ان کے پاس کہیں زیادہ معلومات ہوتی ہیں۔ وہ آپ کو بہتر تحفظ فراہم کر سکتے ہیں۔ اس انداز میں کوریج سے گریز کرنا چاہئے جس سے امدادی کارروائیوں میں رکاوٹ پیدا ہو۔

سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیجئے

اگر کسی مخصوص اسائنمنٹ کے حوالے سے آپ کا ذہن واضح نہیں ہے اور کسی انجان خوف کی وجہ سے کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہے تو رک جائیے۔ صرف اپنی قسمت پر انحصار مت کیجئے۔ ایسا کرنا خطرناک ہوگا۔ مدد کے لئے آپ کے پاس قدرت کا دیا ہوا

ایک انمول تحفہ ہے اور وہ ہے چھٹی حس۔ آپ اس سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے۔ یہ آپ کو بتائے گی کہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔ اس کی بات مان لیجئے۔ یہ ایک طرح کا سیفٹی والو ہے۔ صحافی کے پاس بہترین ہتھیار اس کی مشاہدہ کرنے کی صلاحیت ہے۔ وہ پہلے سے اندازہ کر لیتا ہے کہ کچھ ہونے والا ہے اور جب آپ کوئی نتیجہ اخذ کر لیں تو پھر اس پر قائم رہیں اور اپنے آپ کو دھوکہ مت دیں۔ یاد رکھئے آپ جس اسٹوری کے لئے جا رہے ہیں وہ آپ کی جان سے قیمتی نہیں ہے۔ پوری دنیا میں صحافیوں کو یہ بنیادی اصول سمجھایا جاتا ہے کہ خبر کتنی بھی اہم ہو وہ آپ کی جان سے زیادہ قیمتی نہیں ہو سکتی، اس لئے سب سے پہلے اپنی حفاظت کیجئے اسٹوری تو آپ کو اس سے اچھی بھی مل جائے گی مگر جان صرف ایک بار ہی ملتی ہے۔

اجتماعی رپورٹنگ۔ محفوظ طریقہ

صحافیوں کو خطرناک علاقوں میں گروپ کی صورت میں رپورٹنگ کرنی

چاہئے۔ یہ ایک محفوظ طریقہ ہے۔ الگ الگ کام کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔ ایسے علاقوں میں تنہا جا کر کوئی Exclusive خبر نکالنے کی کوشش ہمیشہ ایک بڑی حماقت ثابت ہوتی ہے جہاں بہت زیادہ کشیدگی ہو اور کوئی فریق کسی کارروائی کے لئے تیار بیٹھا ہو۔ اگر ایسے علاقے سے کوئی اہم خبر ملنے کا امکان ہے تو یہ کام فون پر کرنے کی کوشش کیجئے۔ اس سے خطرات کم ہوں گے۔ اگر آپ محسوس کریں کہ کسی مخصوص Assignment میں بہت زیادہ خطرات ہیں تو اپنے ہیڈ آفس کو آگاہ کرنا مت

بھولیں۔ دانشمندی کی بات یہ ہوگی کہ اخلاقی جرات کا مظاہرہ کیجئے اور اپنی جان خطرے میں ڈالنے کی بجائے اس اسائنمنٹ کو وقتی طور پر ملتوی کرنے کی سفارش کیجئے۔ اس دوران آپ حالات کا جائزہ لیتے رہیں اور مختلف ذرائع سے معلوم کرتے رہیں۔ جب آپ کو یقین ہو جائے کہ اب پہلے جیسے خطرات نہیں رہے اور حالات بہتر ہو چکے ہیں تو آپ دوبارہ اس اسائنمنٹ پر کام کر سکتے

ہیں۔

اجتماعی تحفظ اور سلامتی

کسی علاقے میں اجتماعی سلامتی کی کوئی تجویز اسی وقت قابل عمل ہو سکتی ہے جب میڈیا سے وابستہ تمام لوگ اس کا شعور رکھتے ہوں اور اس میں سنجیدہ ہوں۔ بہتر ہوگا کہ صحافیوں کی علاقائی یا صوبائی سطح پر کام کرنے والی تنظیم سے اس بارے میں رابطہ کیا جائے اور پیشہ ورانہ فرائض کی انجام دہی میں پیش آنے والے ممکنہ خطرات سے انھیں آگاہ کیا جائے۔ ایسا کرنا ہر لحاظ سے بہتر ہوگا۔ یہ تنظیم آپ کو مناسب مشورہ دے گی اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لئے حکومتی سطح پر بھی بات کرنے کی پوزیشن میں ہوگی۔ اگر ایسا کوئی گروپ بنانا ممکن ہو تو مناسب ہوگا کہ کسی سینئر اور فعال صحافی کو اس کا لیڈر بنا دیا جائے۔ اس لیڈر کو بھی اپنے رویہ سے ظاہر کرنا چاہئے کہ وہ اپنے ساتھیوں کی سلامتی کے حوالے سے سنجیدہ ہے۔ آپ کے علاقے میں جو بھی خطرات موجود ہیں گروپ کو بحیثیت مجموعی ان پر غور کرنا چاہئے اور ان سے بچنے کی تدابیر ڈھونڈنی چاہئیں۔ حفاظتی اقدامات کرتے وقت ہر پہلو کو مد نظر رکھنا چاہئے اور ضرورت کے مطابق ان میں تبدیلیاں ہوتی رہنی چاہئیں۔ یہ سب سے زیادہ موثر طریقہ ہوگا، کیونکہ آپ

اپنے علاقے اور اس میں سرگرم گروپوں کے طریقہ کار سے زیادہ اچھی طرح واقف ہوتے ہیں۔

کوئی ایسا نظام وضع کرنا ہر لحاظ سے مفید ہوگا کہ سلامتی کے حوالے سے تمام اطلاعات ایک جگہ اکٹھی ہوں اور پھر ان پر غور و خوض کر کے عملی اقدامات تجویز کئے جائیں۔ یہ کام یونین کے دفتر یا پریس کلب میں ممکن ہے مگر اس کے لئے رابطے کا بہتر انتظام درکار ہوگا۔ ٹیلیفون، فیکس اور انٹرنیٹ کی سہولت بہت ضروری ہے تاکہ کسی بھی علاقے سے کوئی صحافی مشکل کے وقت میں رجوع کر سکے۔

ڈاکو مینٹیشن ہمیشہ مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا ریکارڈ ہوتا ہے جو آپ ضرورت کے وقت کسی بھی ادارے یا تنظیم کو پیش کر سکتے ہیں اور اچانک ضرورت پڑنے پر آپ کو معلومات اکٹھی کرنے کی مشکل سے نجات مل جاتی ہے۔ بڑے شہروں میں یہ کام انتہائی منظم انداز میں کیا جاتا ہے جہاں صحافیوں کے مختلف فورم کام کر رہے ہیں اور ان سب کا مقصد اجتماعی مفاد ہے۔ یہ مختلف گروپ اپنے اپنے کام میں خاموشی سے مصروف رہتے ہیں اس لئے مشکل وقت میں ہر چیز ہمارے پاس ہوتی ہے، لمبی چوڑی تیاری نہیں کرنی پڑتی اسی لئے ہر مرحلے پر مثالی اتحاد اور فعال سرگرمی نظر آتی ہے۔ یہ کام چھوٹے شہروں میں بھی ہو سکتا ہے بلکہ دیہی علاقوں میں اس کام کی زیادہ ضرورت ہے جہاں شہروں کے مقابلے میں صحافیوں کو زیادہ خطرات اور دباؤ کا سامنا رہتا ہے۔

رابطوں اور تعلقات میں احتیاط

ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ دہشت گرد گروپ صرف اپنے مقصد اور مشن سے وفادار ہوتے ہیں ان کے نزدیک انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں ہوتی، وہ اپنے ہدف کے لئے ایک نہیں ایک سو انسانوں کو بھی قتل کر سکتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی دہشت گرد گروپ کا کوئی نام نہاد ترجمان آپ کے ساتھ رابطے میں ہے تو ہر لمحہ اس سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے وہ آپ کو کسی بھی وقت اپنے مقصد کے

لئے استعمال کر سکتا ہے، اس سے صرف مشینی انداز میں کام کی بات ہونی چاہیے۔ قریبی تعلقات ہمیشہ آپ کے لئے خطرناک ثابت ہوں گے۔ اگر وہ کسی حوالے سے نامناسب کوریج کی شکایت کرے تو اس پر صاف لفظوں میں واضح کر دیں کہ ادارے کی ایڈیٹوریل پالیسی پر آپ کا کوئی اختیار نہیں ہے اس لئے بہتر ہوگا کہ وہ اس ضمن میں ہیڈ آفس سے رابطہ کرے۔ آپ اپنے رویے سے اسے اتنا موقع ہی نہ دیں کہ وہ کوئی مزید فرمائش کرے۔ اس قسم کے لوگ آپ کو بہت سے مقاصد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ صحافیوں سے قریبی تعلقات استوار کریں ایسے لوگوں سے زیادہ میل ملاپ آپ کے لئے مشکلات پیدا کرے گا۔ ان کی طرف سے دی گئی خبر کی ہر پہلو سے چھان بین کریں اور پھر سوچیں کہ اس خبر کے پس پردہ کیا مقاصد کارفرما ہو سکتے ہیں۔ اس خبر کو دینے سے کیا فائدہ یا نقصان ہوگا اور نندینے کی صورت میں کیا ہوگا۔ ایک اچھے رپورٹر سے خبر کے مضمرات کا بہتر اندازہ لگانے کی توقع کی جاتی ہے اس لئے کہ وہ اپنی فیملڈ میں ماہر ہوتا ہے اور اس کے پاس علاقے کے بارے میں مکمل

معلومات ہوتی ہیں۔ اطلاعات کے لئے ہمیشہ ان ذرائع پر انحصار کیجئے جو آپ کے خیال میں قابل اعتماد ہیں۔ خبر کی تصدیق کے لئے دوسرے ذرائع بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں تاکہ حقائق میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے۔

دہشت گردوں کا ترجمان عام طور پر وہ نہیں ہوتا جو خود کو فون پر ظاہر کر رہا

ہوتا ہے، مگر یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ خود کو کسی مخصوص گروپ کا ترجمان ظاہر کرنے پر مصر ہوتا ہے اور زور دیتا ہے کہ اس کے حوالے سے متذکرہ خبر ضرور دی جائے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس کی دی ہوئی خبر میں کوئی اہم بات ہے تو کوشش کریں کہ اس گروپ کے کسی دوسرے ذمہ دار سے بھی آپ کی بات ہو جائے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو بھی ذمہ داری سے بچنے کے لئے خبر کو اس طرح بنائیں کہ لوگوں تک بات بھی پہنچ جائے اور آپ کے ہاتھ بھی صاف رہیں۔ موجودہ حالات میں ہمیں حد درجہ محتاط رہنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ کوئی ہمیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال نہ کرے۔ دہشت گردی کی خبروں کے حوالے سے انتظامیہ کے ساتھ ہمیشہ قریبی روابط استوار رکھیے مگر ان تعلقات میں بھی ایک فاصلہ اور غیر جانبداری ہونی چاہیے۔ مبینہ دہشت گرد گروپوں کے خلاف پلانٹ کی ہوئی سرکاری خبروں سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیے ورنہ اس سے آپ کے لئے خطرات پیدا ہوں گے۔

اب لفظ دہشت گردی کے معنی بدل گئے ہیں۔ قتل و غارت گری کا کوئی بھی بڑا واقعہ دہشت گردی کہلائے گا۔ ایسا بھی

ہوتا ہے کہ واقعہ میں کوئی ملوث ہوتا ہے اور ذمہ داری کوئی قبول کرتا ہے اور ہم یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ ایک ہی واقعہ کی ذمہ داری ایک سے زیادہ گروپوں نے قبول کی۔ ایسی صورت میں کس ترجمان کے دعوے کو قبول کیا جائے گا؟ یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ذاتی تحفظ کے لئے اس ضمن میں حد درجہ احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ کسی بھی واقعہ کی کوریج میں توازن اور اعتدال ہمیں بہت سے خطرات سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ آج ہم جن حالات کا سامنا کر رہے ہیں ان میں کسی اسٹوری کے لئے اسکوپ کرنا یا مہم جوئی خود کشی کے مترادف ہو سکتی ہے۔

دہشت گردی کے جدید طریقے

دہشت گردی کا عام طریقہ شدید طاقت کا دھماکہ ہے جو بارود کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ زیادہ تر دھماکوں میں

RDX استعمال کیا جاتا ہے جو Royal

Research Department Explosive یا Demolition Explosive کا مخفف ہے۔ اس کے اور بھی

کئی کیمیاوی نام ہیں جن میں سب سے خوفناک T4 ہے۔ دہشت گردی کے زیادہ تر واقعات میں یہی مواد استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔ ان میں ٹائم بم، ریڈیو کنٹرول بم، ہمارے جڑے ہوئے بم اور کلرا کر پھٹنے

والے بم شامل ہیں۔ کسی کی شدت زیادہ ہوتی ہے اور کسی کی بہت زیادہ۔ ان بموں کو مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاتا

ہے۔ انھیں ٹائمنگ ڈیوائس سے بھی منسلک کیا جاسکتا ہے تاکہ ایک مخصوص وقت پر دھماکہ کیا جاسکے۔ انھیں ٹریپ (trip) وائر سے

بھی منسلک کیا جاسکتا ہے جو ٹرک کے کنارے دور تک اس طرح چبھی ہوئی ہوتی ہے کہ عام آدمی کے نوٹس میں نہیں آتی۔ اس

کے اوپر مٹی وغیرہ ڈال دی جاتی ہے۔ عام طور سے یہ

کسی کمانڈ سسٹم سے جڑی ہوئی ہوتی ہے اور اس کا دوسرا سراسر اینٹیکڑوں میٹر دور ہوتا ہے۔ جو شخص اس کمانڈ سسٹم کو کنٹرول کرتا ہے وہ کافی فاصلے پر چھپا ہوا ہوتا ہے لیکن ہدف پوری طرح اس کی نظروں میں ہوتا ہے۔ جب بہت سے لوگ ہدف کے مقام پر اکٹھے ہو جاتے ہیں تو وہ بیٹری کی مدد سے الیکٹریک چارج کے ذریعے دھماکہ کر دیتا ہے۔ دھماکہ کرنے کا ایک اور طریقہ الیکٹریک سگنل ہے۔ یہ ایک جدید طریقہ ہے اور پاکستان میں بہت سے دھماکے اس نظام کو استعمال کرتے ہوئے بھی کئے گئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بمبار کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر ہوتا ہے اور دھماکہ خیز مواد یا بم کے ساتھ ایک ریسیور نصب کر دیا جاتا ہے۔ یہ اس ایکویپمنٹ سے بہت زیادہ ملتا ہے جو کھلونے نما چھوٹے چھوٹے جہازوں اور کاروں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ دھماکہ کرنے والا شخص دور چھپا ہوا ہوتا ہے۔ جیسے ہی وہ ریسیور کو ریڈیو سگنل بھیجتا ہے، بم پھٹ جاتا ہے۔ ایک اور بات جس کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے یہ ہے کہ عام طور سے دو بم نصب کئے جاتے ہیں۔ دوسرا دھماکہ کرنے کے لئے اس وقت تک انتظار کیا جاتا ہے جب تک پہلے دھماکہ کی جگہ پولیس اہلکاروں سمیت عوام کا ہجوم نہ اکٹھا ہو جائے۔ مقصد زیادہ سے زیادہ تباہی پھیلانا ہوتا ہے۔ دھماکے میں سب سے زیادہ نقصان عام لوگوں کا ہوتا ہے۔ پولیس کو موقع پر پہنچنے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ جب تک پولیس وہاں نہ پہنچ جائے رپورٹرز کو اس مقام سے کچھ فاصلے پر رہ کر روتج کرنی چاہیے۔

یاد رکھئے کہ پولیس صرف زخمیوں کو سنبھالنے کے لئے نہیں آتی اسے بہت سی دوسری پیچیدگیوں سے بھی نمٹنا ہوتا ہے، اسے کسی ممکنہ حملے سے اپنا دفاع بھی کرنا ہوتا ہے اور مشکوک لوگوں کو پکڑنے کی بھی کوشش کرنی ہوتی ہے۔ عین ممکن ہے کہ کارروائی کرنے والوں کا کوئی ساتھی اس وقت تک اس پاس موجود ہو۔ کسی بھی طرف سے فائرنگ کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔ اس کو اس فائر کی زد میں ہم آپ بھی آسکتے ہیں۔ اس لئے کوشش کیجئے کہ پولیس کی گاڑیاں پہلے گزر جائیں۔ اپنے آپ کو ہمیشہ پولیس کا نوائے سے دور رکھئے اور انتظار کیجئے کہ پولیس حالات پر قابو پالے اور امکانی خطرات ٹل جائیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ دوسرا دھماکہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے "بریکنگ نیوز" حاصل کرنے کی دوڑ آپ کے لئے مشکل پیدا کر سکتی ہے۔ اگر آپ اس مقام کے اس پاس ہیں جہاں دھماکہ ہو چکا ہے تو بھی جلد بازی مت کیجئے۔ آپ جہاں ہیں وہیں رک جائیں، اپنے حواس کو قابو میں رکھیں، اس پاس کا جائزہ لیتے رہیں۔ اگر گاڑی میں سوار ہیں تو فوراً کوئی محفوظ جگہ تلاش کریں اور گاڑی سے باہر نکلنے میں دیر مت کریں۔ آپ کے لئے بہترین مشورہ یہ ہے کہ سڑک کے کنارے کسی محفوظ جگہ پر بیٹھ جائیں۔ آپ کی گاڑی کو دونوں فریق اپنا دشمن سمجھ سکتے ہیں، اس پر کوئی گولی بھی چلا سکتا ہے۔ اور اگر اس فائر ہوتا ہے تو گاڑی کو سب سے پہلے نشانہ بنایا جائے گا۔

کراچی اور لاہور میں کئی کئی بار ایسا ہو چکا ہے کہ دھماکے کے بعد جب زخمیوں کو ہسپتال منتقل کیا گیا تو تھوڑی دیر کے بعد وہاں بھی دھماکہ یا فائرنگ ہوئی۔ ایسی صورت میں جب کہ دہشت گردی کا کوئی واقعہ ہو چکا ہو، کوشش کیجئے کہ کچھ دیر تک آپ

فون کے ذریعے ہسپتال میں اپنے کسی Contact کے ساتھ رابطے میں رہیں اور جب یقین ہو کہ صورت حال ٹھیک ہے تب آپ کو ہسپتال کا رخ کرنا چاہئے۔

مکمل احتیاط کی ضرورت

جن حالات کا ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں ان میں پوری سوسائٹی کے لئے سلامتی کا ماحول بڑی تیزی سے تبدیل ہوا ہے مگر پوری سوسائٹی وہ کام نہیں کرتی جو ہمارے ذمے ہے اس لئے ہم زیادہ خطرے کی زد میں ہوتے ہیں۔ ہمیں صرف احتیاط ہی محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اس احتیاط کو ہمیں اپنا معمول بنا لینا چاہئے اور اس پر سختی سے عمل کرنا چاہئے۔ کبھی غلط وقت پر غلط جگہ نہ جائیں۔ یہ سب سے بڑی احتیاط ہے۔ آج ہم بہت سے چیلنجوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ ایک طرف باقاعدہ دہشت گرد تنظیموں سے خطرہ ہے جن کا دائرہ عمل کسی ایک علاقے تک محدود نہیں۔ سیکورٹی کے ذمہ دار اداروں نے بڑے بڑے گیٹ لگا کر اور اونچی دیواریں کھڑی

کر کے خود کو محفوظ بنا لیا ہے عام لوگوں کے لئے اندر جانے کے راستے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ مگر ہم اپنی جان ہر وقت ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں۔ کار بم کا تو ہم اکثر سنتے ہیں اب دہشت گردی کے نئے طریقوں میں پارسل بم بھی شامل ہو گئے ہیں۔ بعض علاقوں میں ایسے جدید ترین دھماکہ خیز مواد سے بنے ہوئے بموں کو استعمال کیا گیا جن کا نام پہلے کبھی نہیں سنا گیا۔۔۔ بلوچستان میں Booby Traps استعمال کئے جا رہے ہیں۔ تباہی کے اس سارے سامان کی آنکھیں نہیں ہوتیں اس لئے ہم کورٹیج کے دوران زیادہ خطرے میں ہوتے ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ دہشت گردی کی واردات میں صحافی کے مارے جانے کو زیادہ کورٹیج ملتی ہے اور جس سے دہشت گردوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ صحافیوں کو کوئی معاشی تحفظ حاصل نہیں ہے۔ دیہی علاقوں میں وہ بلا معاوضہ کام کرتے ہیں، انہیں لائف انشورنس کا تحفظ حاصل نہیں۔ جان سے جانے کی صورت میں کوئی معاوضہ نہیں ملتا، پنشن تو دور کی بات ہے۔

ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

پاکستان میں 2000ء کے بعد بے تحاشا پرائیویٹ چینلوں شروع ہوئے ہیں۔ جس طرح کورٹیج کرنے والے صحافیوں کی تعداد بڑھی ہے اسی طرح سے خطرات کی زد میں آنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کوئی اس بات سے اتفاق نہ کرے مگر حقائق کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ دہشت گردی میں اضافے کی ایک بڑی وجہ خود بعض ٹی وی چینلوں، (میں زور دے کر کہہ رہا ہوں کہ بعض ٹی وی چینلوں) کی غیر ذمہ داری بھی ہے جو شعوری یا لاشعوری طور پر ایسی خبریں اور ٹاک شوز نشر کرتے ہیں جو دہشت گردوں کے مفاد میں ہوتے ہیں اس طرح ان کے حوصلے بلند ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ میڈیا میں ان کے ہمدرد موجود ہیں اس سے ان صحافیوں کے لئے مشکلات پیدا ہوتی ہیں جن کے چینلوں ایڈیٹوریل کنٹرول کو استعمال کرتے

ہوئے احتیاط اور اعتدال کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض ٹی وی چینلز کے نیوز رومز میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کی درپردہ ہمدردیاں انتہا پسند گروپوں کے ساتھ ہیں۔ وہ ایسے تجزیے اور رپورٹیں نشر کرتے ہیں جس سے دہشت گردوں کے کاؤ کو تقویت ملتی ہے۔ یہ طرز عمل صحافت کی بنیادی اخلاقیات کے منافی ہے جس کی کسی صورت میں حوصلہ افزائی نہیں کی جانی چاہئے۔

جنگ زدہ، تنازعات کے شکار یا کشیدہ ماحول والے علاقوں میں رپورٹنگ ترقی یافتہ ملکوں کے صحافیوں کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے کیونکہ وہ دنیا کے مختلف ملکوں میں لڑائیوں اور جنگوں کو کور کرتے رہے ہیں مگر پاکستان کے صحافیوں کے لئے یہ ایک نئی صورت حال ہے۔ یہاں جنگ و فریقوں کے درمیان نہیں ہو رہی بلکہ ایک فریق دہشت گردی کر رہا ہے جو خود کو پوشیدہ رکھے ہوئے ہے، چنانچہ ہمارے

لئے مشکلات دوچند ہو گئی ہیں۔ کھلی جنگ میں ملوث فریقوں کو بین الاقوامی حمایت کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے وہ چند ضابطوں کی پابندی کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں جو حالات ہیں ان میں کسی ضابطے کی پابندی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اس لئے صحافیوں کو اپنی سلامتی کے بارے میں ہر لمحہ چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے چند دوسرے ملک بھی اس قسم کے حالات سے گزر رہے ہیں رپورٹنگ کے دوران وہاں بھی ہمارے ساتھیوں کو تقریباً ایسے ہی یا قدرے مختلف تجربات سے گزرنا پڑا۔ ہمارے کچھ دوست اپنی جان سے بھی گئے۔ کچھ کو طویل عرصہ کے لئے اغوا کر لیا گیا۔ انہی بہادر لوگوں نے بعد میں ہمیں یہ بتایا کہ ایسے علاقوں میں کوریج کے دوران، جہاں جان کی کوئی امان نہ ہو ہمیں کیا احتیاط کرنی چاہئے۔ مگر اس کے ساتھ ہمیں بین الاقوامی قانون کے تحت کچھ حقوق بھی حاصل ہیں، جن کا ہمیں علم ہونا چاہئے:

بین الاقوامی قانون کے تحت حاصل حقوق

☆ بین الاقوامی قانون کے تحت صحافیوں کو ڈرانا دھمکانا اور ہراساں کرنا ناقابل قبول اور غیر قانونی عمل ہے۔ سرکاری حکام کو چاہئے کہ وہ اپنے ماتحت عملے کو صحافیوں کو حاصل حقوق کے بارے میں آگاہ کریں۔

☆ عام شہریوں کو چاہئے کہ وہ میڈیا کو آزادی سے کام کرنے دیں۔ ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ وہ فرائض کی انجام دہی کے دوران میڈیا کی سلامتی کا احترام کرے۔ میڈیا کو بھی چاہئے کہ وہ درست، منصفانہ، متوازن اور آزاد صحافت کے ذریعے اس کا جواب دے۔

نیپال پریس انسٹیٹیوٹ نے بھی کچھ رہنما اصول وضع کئے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

☆ اپنی اسائنمنٹ کے مقام اور واپسی کے وقت کے بارے میں کسی ذمہ دار دوست یا عزیز کو مطلع کئے بغیر کہیں نہ جائیں۔

☆ گزبڑ والے علاقے میں اسائنمنٹ پر جانے سے پہلے صورت حال اچھی طرح معلوم کر لیں اور اگر ممکن ہو تو وہاں

کے مقامی لوگوں سے مشورہ کریں۔

☆ آپ کو جو کچھ بھی بتایا جائے اسے شائع یا نشر کرنے کے لئے جوں کا توں کبھی مت بھیجیں۔ اس بارے میں غیر

جانبدار افراد اور تنظیموں کی رائے معلوم کریں جو تصدیق کرنے کی بہتر پوزیشن میں ہوتے ہیں۔ تنازعات کے شکار علاقوں میں بھی اطلاعات کی دوہرے ذرائع سے تصدیق کریں۔

☆ گزریا والے علاقوں میں مقامی لوگوں نے جو بھی ضابطے بنا رکھے ہوں ان کا احترام کریں۔

☆ کبھی کسی ایسی گاڑی میں سفر نہ کریں جس پر لگے ہوئے کسی نشان یا جھنڈے سے یہ ظاہر ہو کہ یہ گاڑی تنازعہ میں

شامل کسی فریق سے تعلق رکھتی

ہے۔

☆ خطرناک علاقے میں کبھی تنہا سفر کرنے کا خطرہ مول نہ لیں۔

☆ اگر رپورٹنگ کے دوران کسی متحارب فریق نے آپ کی مدد کی ہے تو اپنی خبر میں اس کا ذکر کرنا نہ بھولیں۔

☆ اجنبی لوگوں پر بھروسہ نہ کریں۔ اعتماد کرنا اچھی بات ہے مگر اعتماد نہ کرنا زیادہ اچھی بات ہے۔

☆ عوامی بے چینی کے نتیجے میں اگر جلسے جلوس ہوں تو ہجوم میں شامل لوگوں کی تعداد معلوم کرنے کا ایسا طریقہ اختیار

کریں جو قابل اعتماد ہو، اسی طرح مختلف کچے پکے راستوں کی طوالت بھی آپ کو بخوبی معلوم ہونی چاہئے۔

ہم نے اس تربیتی مینوئل میں آپ کو جتنی بھی تجاویز یا مشورے دیئے ہیں ان پر دنیا کے مختلف علاقوں میں عمل کیا گیا مگر ہر

ملک کے حالات مختلف تھے، وہاں کی ثقافت اور مزاج مختلف تھا، لوگوں کا رویہ مختلف تھا، اس لئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ احتیاطی

تجاویز حرف آخر ہیں اور ہمیں ہر حالت میں ان پر من و عن عمل کرنا ہے۔ یہ تجاویز ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد بھی ہو سکتی

ہیں، اس کے باوجود یہ آپ کے لئے رہنمائی کا کام کرتی ہیں اور ان سے فائدہ اٹھانا آپ کی عقلمندی پر منحصر ہے۔

پی ایف یوجے کے چند مفید مشورے

پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس (PFUJ) اور انٹرنیشنل یونین آف جرنلسٹس (IFJ) نے بھی مشترکہ طور

پر چند مفید مشورے اور تجاویز مرتب کی ہیں۔ جن پر عمل کرنا آپ کے لئے مفید ہوگا۔

اسائنمنٹ پر روانہ ہونے سے پہلے:

1- آپ کہاں جا رہے ہیں اور آپ کیا امید کر رہے ہیں اس بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل

کریں۔ خطرے کی صورت میں واپسی کے راستوں کی منصوبہ بندی کریں۔

2- آپ کی گاڑی پر نمایاں حروف میں "MEDIA" لکھا ہوا ہو۔ دوسرے صحافیوں کے ساتھ مل کر سفر کریں۔

3- دوران سفر کوئی ایسا شخص آپ کے ساتھ ہو جس نے ابتدائی طبی امداد کی تربیت حاصل کر رکھی ہو۔

4- اس بات کو یقینی بنائیے کہ اس علاقے میں جہاں آپ جا رہے ہیں آپ کے چند ایسے جاننے والے ہیں جن پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے، یا کم از کم کسی ایسے فرد کے ساتھ سفر کریں جو اس علاقے سے واقفیت رکھتا ہو۔

5- آپ کو انشورنس کا تحفظ حاصل ہونا چاہیے۔

6- مناسب لباس پہنیں۔ آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیے جو ہتھیار کی طرح نظر آئے۔

7- اپنے ایڈیٹرز، ساتھیوں، اہل خانہ اور دوستوں کو اپنے سفر سے آگاہ رکھیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ

کے ساتھی اس پروگرام سے واقف ہیں۔ اپنی خیریت کی تصدیق کے لئے ان سے فون یا ایس ایم ایس کا وقت طے کریں۔

8- سوچئے کہ تشدد کے شکار علاقے سے رپورٹنگ محفوظ فاصلے پر رہ کر کس طرح کی جاسکتی ہے۔

کون کون سی چیزیں آپ کے پاس ہونی چاہئیں۔

9- پانی کا وافر ذخیرہ، فوڈ اور ہنگامی حالت کے لئے ایندھن۔

10- نقشے، ایمرجنسی فرسٹ ایڈ کٹس، ٹارچ، رابطے کے ضروری نمبر، پوری طرح سے چارجڈ فونز اور کوئی ایسا نمبر جس کو آپ ہنگامی حالت میں اطلاع دے سکیں۔

11- دستاویزات، جو صحافی کی حیثیت سے آپ کی شناخت کریں اور ثابت

کریں کہ آپ کس ادارے کے لئے کام کرتے ہیں۔

جب آپ موقع پر موجود ہوں۔

12- خاطر خواہ رقم، شارٹ ویورٹیڈ یو، تاکہ آپ کو حالات کا علم رہے اور ایک سفید جھنڈا۔

13- کوئی اسٹوری آپ کی زندگی سے بڑھ کر نہیں ہے۔ اپنی اور دوسروں کی

حفاظت آپ کی ذمہ داری آپ کی ہے۔

—————